السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی عیسائی کے جنازے میں شرکت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس ضمن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے فتویٰ کا حوالہ دینا مناسب رہے گا، ان سے پوچھا گیا کہ آیا ایک مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ ایک عیسائی مریض کی عیادت کرے اور اس کے مرجانے پر اس کے جنازے کے ساتھ جائے؟ اور یہ کہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی ایسا کام کرے تو کیا اس پر گناہ لازم ہوگا؟

شیخ الاسلام نے جواب دیا:

الحمد للہ رب العالمین.........جنازہ کے ساتھ تو نہ جائے، البتہ عیادت میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس طرح اس کی تالیف قلب ہوگی کہ شاید وہ اسلام قبول کرلے لیکن اگر وہ مرجاتا ہے تو وہ جہنمی ہے، اس لیے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاسکتی۔ واللہ اعلم (روائع المسائل والفتاویٰ، ص18)

عیادت کے بارے میں دو احادیث ملاحظہ ہوں:

نبی ﷺ نے ایک یہودی لڑکے کی عیادت کی اور اسے کہا: ''اسلام قبول کرلو۔،، (صحیح البخاری، الجنائز، حدیث 1356)

اور نبی ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کو مرض الموت کی حالت میں کہا: ''چچا! لاالہ الااللہ کہو۔،، (صحیح البخاری، الجنائز، حدیث: 1360، و صحیح مسلم، الایمان، حدیث: 24)

زیارت قبر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل حدیث ملاحظہ ہو:

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے: نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی، خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا، پھر کہا: ''میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لیے دعائے مغفرت کروں تو مجھے اجازت نہیں ملی۔ پھر اجازت مانگی کہ ان کی قبر کی زیارت کروں تو مجھے اس کی اجازت دی گئی۔ تو قبروں کی زیارت کرو کہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔،، (صحیح مسلم)

مشرک کے لیے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہوجانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں (113) اور ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت مانگنا وہ صرف وعدہ کے سبب سے تھا جو انہوں نے اس سے وعدہ کرلیا تھا۔ پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے محض بے تعلق ہوگئے، واقعی ابراہیم (علیہ السلام) بڑے نرم دل اور بردبار تھے۔،، (سورہ توبہ 9 113، 114)

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ

1۔ غیر مسلم کی عیادت جائز ہے۔

2۔ غیر مسلم کے لیے دعائے مغفرت کرنا بالکل ناجائز ہے۔

3۔ غیر مسلم کے جنازے میں بھی شریک ہونا جائز نہیں، الا یہ کہ اس کے دفن کا انتظام کرنے والا کوئی نہ ہو، ایسی صورت میں غیر مسلم رشتے دار کی میت کا ضرورت کی بنا پر دفن کا انتظام کیا جاسکتا ہے لیکن اگر چرچ میں یا کسی دوسری عبادت گاہ میں اس کی آخری رسوم ادا کی جائیں تو اس میں شریک نہ ہوا جائے۔

ابوطالب کی وفات پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے کہا تھا «اذہب فواره»

''جاؤ اور اسے (قبر میں) ڈھانپ دو۔،، (سنن النسائی، الطہارۃ، حدیث: 190)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ صراط مستقیم]

جنازے کے مسائل، صفحہ:305

محدث فتویٰ